مدیر کے نام

فراز احمد سلیم' گوجرانوالہ

'مسئلہ کشمیر کے چار حل' (مارچ ۲۰۰۷ء) سید مودودی علیہ الرحمہ کا تاریخی تجزیہ آج بھی زندہ حقیقت ہے اور دعوتِ عمل دیتا ہے۔

نقی حیدر' اوکاڑہ

'قائداعظم اور سیکولرزم' (مارچ ۲۰۰۷ء) کے مطالعے سے ایک تاریخی حقیقت بے نقاب ہوئی' اور سیکولر حلقوں کی نام نہاد معروضیت بالخصوص جسٹس منیر کی علمی دیانت کا پول کھل کر رہ گیا۔

ڈاکٹر سید ظاہر شاہ' پشاور

'شرق اوسط میں امریکی حکمت عملی خانہ جنگی' (فروری ۲۰۰۷ء) اور اسی موضوع پر امریکی نقطۂ نظر (مارچ ۲۰۰۷ء) چشم کشا تحریریں ہیں۔ امریکا مسلمانوں کی تباہی و بربادی اور مسلم ممالک پر اپنا تسلط جمانے کے لیے کون کون سے منصوبے بنا رہا ہے' جب کہ مسلم دنیا کے سیاہ و سفید کے مالک امریکا نوازی اور خود سپردگی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں مصروف ہیں۔ مسلمانوں نے ہمیشہ انتشار و افتراق' عدم اتحاد و اتفاق' ٹکڑوں میں بٹ جانے اور میر جعفروں و میر صادقوں کی وجہ سے مار کھائی ہے۔ اہلِ پاکستان اور اہلِ ایران کے لیے اس میں بڑا سبق ہے۔

سعید بدر' لاہور

سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تحریر 'مسئلہ کشمیر کے چار حل' (مارچ ۲۰۰۷ء) سے موجودہ حکومت نے جو کنفیوژن پیدا کر دیا ہے اس کی تصویر واضح ہوگئی ہے۔ مدیر کی جانب سے وضاحتی نوٹ نے اس کی افادیت میں مزید اضافہ کر دیا۔ 'عصر حاضر کا بحران اور آیندہ لائحہ عمل' (مارچ ۲۰۰۷ء) خاصے کی چیز ہے۔ اس میں قرآنی اصولوں کی روشنی میں بڑی خوبی سے عملی رہنمائی دی گئی ہے۔

بشیر احمد بٹ' لاہور

'غیر منظم نیکی بمقابلہ منظم برائی' (مارچ ۲۰۰۷ء) میں معاشرے کی ابتر صورت حال کا صحیح تجزیہ کیا گیا ہے' اور منظم جدوجہد کے لیے عملی راہ دکھائی گئی ہے۔ 'حقیقی بنیاد پرستی کے خدوخال' میں ڈاکٹر انیس احمد نے بجا فرمایا کہ عوام تو دین کے لیے مر مٹنے کا جذبہ رکھتے ہیں' اصل مسئلہ مغرب کے آلہ کار مسلم حکمران ہیں۔

احمد انس' لاہور

شذرہ نگار نے ہر روز مغرب کے بعد مسجد سے باہر آکر تین چار نعرے لگا کر احتجاج کو زبان دینے کی ایک قابلِ عمل تجویز پیش کی ہے (مارچ ۲۰۰۷ء)۔ اس میں ترمیم کر کے نمازِ عصر کے بعد کر لیا جائے' اس لیے کہ اس نماز کے بعد سب لوگ ایک ہی وقت مسجد سے باہر نکلتے ہیں۔ ایرانی انقلاب کے زمانے میں شہروں میں وقت مقررہ پر ہارن بجا کر احتجاج کیا جاتا تھا۔ اسے بھی آزمایا جاسکتا ہے۔ حکمرانوں کا اصل ہدف مساجد' مدارس اور علماے دین ہیں۔ اس لیے ردعمل بھی انھی کی طرف سے زیادہ ہونا چاہیے۔ اگر ایک پروگرام کے تحت رات کے تین بجے پورے ملک میں ہر طرف اذانیں دی جائیں تو یہ احتجاج اور حصولِ نجات کا شرعی طریقہ ہے۔ احتجاج کے طریقۂ کار میں جدت کی ضرورت ہے۔ ریلیوں کے نام پر جلسے اور ان میں طویل تقریریں پہلے سے مسئلہ جاننے کی وجہ سے دل چسپی نہیں رکھتیں۔

عبدالرزاق' جہلم

'ترکی میں چند روز' (فروری' مارچ ۲۰۰۷ء) دل چسپ اور معلومات افزا رُودادِ سفر ہے۔ ترک عوام اور ان کے ہر دلعزیز قائدین کی دین اسلام سے وابستگی' پوری دنیا کے مسلمانوں خصوصاً اسلامیانِ پاکستان سے محبت' سید مودودیؒ اور علامہ اقبالؒ سے عقیدت' دینی اور سیکولر حلقوں میں تفہیم القرآن کی پذیرائی' دُور رس نتائج کے حامل ہیں۔ کاش! پاکستان کے حکمران نفاذِ دین کے عہد کی پاس داری کرتے تو آج پاکستان پوری اسلامی دنیا کا رہنما اور غیر مسلم دنیا کے لیے بھی مینارۂ نور ثابت ہوتا۔

محمد صادق کھوکھر' برطانیہ

'اسلامی نظریاتی کونسل اور قانونِ تحفظ نسواں' (جنوری ۲۰۰۷ء) جان دار تحریر تھی۔ ڈاکٹر خالد مسعود اسلامی نظریاتی کونسل کی بجاے حکومت کا دفاع کرتے نظر آئے' لیکن پروفیسر خورشید احمد نے ان کے استدلال کا تارو پود بکھیر کر رکھ دیا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل سابقہ رپورٹیں توثیق کے بغیر من وعن شائع کرنے سے کترا رہی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ وہ پہلے اسے روشن خیال نظریات کی پالش سے چمک دار بنانا چاہتی ہو۔ ان میں علمی مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں۔

غلام مصطفی مغل' قصور

'عزیمت و استقامت کی ایمان افروز داستان' (فروری ۲۰۰۷ء) پڑھ کر ایمان تازہ ہوگیا۔ ایسی تحریریں پڑھنے سے انسان کا ایمان مضبوط اور اس کے اندر تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر انسان ثابت قدم رہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات انسان کے لیے آسانیاں پیدا کر دیتی ہے۔